سبق
09

حصہ سوم

پاکستان کے وسائل اور اقتصادی ترقی

ٹرانسپورٹ اور تجارت

یہ سبق پڑھنے کے بعد طلباء اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- پاکستان میں نقل و حمل کے طریقہ کار کو ان کے مقاصد کی بنیاد پر درجہ بندی کرتا ہے۔ اور پورے پاکستان میں سڑکوں، ریل اور ہوائی و حمل کے نیٹ ورکس کے ارتکاز اور ترتیب میں علاقائی فرق کا اندازہ لگاتا ہے۔ جس میں فلکیات ہر بادی اور اقتصادی سرگرمی جیسے عوامل کو مد نظر رکھا جاتا ہے۔
- پاکستان کے شہری علاقوں میں خشک بندرگاہوں کے تصور کا تجزیہ کریں۔ بر آمد کے لیے سامان کی نقل و حمل کو ہموار کرنے میں ان کے فوائد کو اُجاگر کرتے ہوئے روایتی بندرگاہوں پر انحصار کم کریں۔
- رفتار، لاگت، اعتبار اور ماحولیاتی اثرات جیسے عوامل پر غور کرتے ہوئے، پاکستان کے اندر سامان اور لوگوں دونوں کی نقل و حرکت کے لیے نقل و حمل کے مختلف طریقوں کے فوائد اور نقصانات کا موازنہ اور فرق محسوس کرنا۔
- پاکستان کے تجارتی معیشت میں تجارت کا کردار کا تجزیہ کریں۔ بشمول مسابقت میں اضافہ اور عالمی منڈی تک رسائی جیسے فوائد۔
- چین، وسطی ایشیاء اور مشرق وسطی کے ساتھ عالمی تجارت پر پاکستان کے تجارتی راستوں جیسے گوادر پورٹ سی پی ای سی اور کراچی پورٹ کے اثرور سوخ تک رسائی حاصل کریں تاکہ بین الاقوامی تجارت پر اثر انداز ہونے والے عوامل کو سمجھا جاسکے، بشمول تجارتی معاہدے، محصولات، نقل و حمل کے اخراجات، سیاسی استحکام اور مارکیٹ کی طلب۔
- ان اندورنی چیلنجوں کا تجزیہ کریں جن کا پاکستان جیسے ترقی پذیر ممالک کو دوسرے ممالک کے ساتھ تجارت میں اپنا حصہ برقرار رکھنے یا بڑھانے میں سامنا کرنا پڑسکتا ہے اور اس کے پائیدار حل کی بھی ضرورت ہے۔

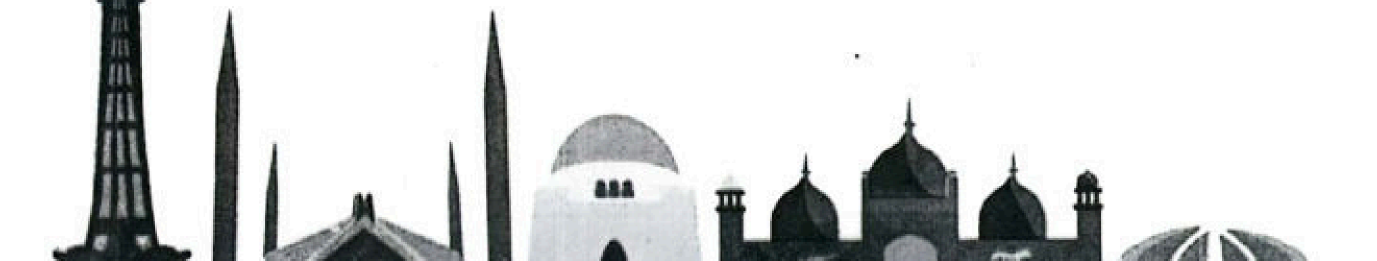

پاکستان میں نقل و حمل کے متعدد طریقے استعمال کیے جاتے ہیں۔ ان میں ہوائی سفر، ریل کا سفر اور سڑک کا سفر شامل ہیں۔ ہر قسم کی نقل و حمل کے لیے، بہت سے مقاصد کا استعمال کیا جاتا ہے۔

ا۔ بذریعہ سڑک

پاکستان میں انٹر سٹی ٹریول اور سڑک کے ذریعے کارگو کی نقل و حرکت اس نقل و حمل کے دو مقاصد ہیں جو اکثر استعمال ہوتے ہیں۔

علاقائی فرق: شمالی علاقہ جات، گلگت بلتستان اور خیبر پختونخوا جیسے پہاڑی علاقوں میں سڑکوں نے نیٹ ورک بنیادی طور پر دور دراز علاقوں اور سیاحتی مقامات کو جوڑنے کے لیے بنائے جاتے ہیں۔

شہری علاقے: کراچی، لاہور اور اسلام آباد جیسے گنجان آباد شہری علاقوں میں ٹریفک کی بڑی مقدار کو سنبھالنے کے لیے وسیع نیٹ ورک موجود ہیں۔

2۔ ریل کے ذریعے نقل و حمل

پاکستان میں انٹر سٹی ٹریول اور سڑک کے ذریعے کارگو کی نقل و حرکت اس نقل و حمل کے دو مقاصد ہیں جو اکثر استعمال ہوتے ہیں۔

مین ٹرنک لائنز: پشاور، لاہور، راولپنڈی اور کراچی جیسے اہم شہروں کو جوڑ کر یہ لائنیں ان علاقوں کے درمیان تجارت کو آسان بنا دیتی ہیں۔

پہاڑی علاقے: دور دراز اور چڑھائی والے علاقوں میں ٹپوگرافی کل مسائل کی وجہ سے ریل نیٹ ورک کم وسیع ہیں۔

3۔ ہوائی نقل و حمل

ہوائی سفر زیادہ تر لمبی دوری کے سفر اور بین الاقوامی رابطوں کے لیے استعمال ہوتا ہے جو مسافروں اور کارگو دونوں کی منتقلی کو آسان بناتا ہے۔

4۔ علاقائی فرق

اہم ہوائی اڈے: کراچی، لاہور اور اسلام آباد جیسے اہم شہر اہم بین الاقوامی ہوائی اڈوں کا گھر ہیں۔ جو مقامی اور بین الاقوامی سطح پر سفری سہولیات فراہم کرتے ہیں۔

علاقائی ہوائی اڈے: کوئٹہ، پشاور، سیالکوٹ اور فیصل آباد جیسے شہروں میں چھوٹے علاقائی ہوائی اڈے ہیں جو اندرون ملک پروازوں اور علاقائی رابطے کی سہولیات فراہم کرتے ہیں۔

علاقائی تغیرات کو متاثر کرنے والے عوامل

۱۔ ٹپوگرافی: شمالی پہاڑی علاقوں سڑک اور ریل نیٹ ورک کو بڑھانا مشکل بنا دیتے ہیں۔ یہ ان علاقوں میں محدود رابطے فراہم کرتا ہے۔

۲۔ ساحلی علاقوں میں رابطگی عام طور پر ہموار ٹپوگرافی کی سپورٹ کی وجہ سے سڑک اور ریل نیٹ ورکس کے لیے کہیں بہتر ہے۔

۳۔ آبادی کی تقسیم: گنجان آباد شہروں کو ٹریفک کے انتظام کے لیے وسیع سڑکوں کے نظام کی ضرورت ہوتی ہے۔ دیہی علاقوں میں آبادی کی کثافت کم ہونے کی وجہ سے ان کے پاس محدود سفری ممکنات ہوتی ہیں۔

۴۔ اقتصادی سرگرمی: کراچی، لاہور، فیصل آباد اور سیالکوٹ جیسے شہروں میں جو پاکستان کے بڑے صنعتی اور اقتصادی مراکز سمجھے جاتے ہیں۔ ان میں ترقی یافتہ ٹرانزٹ نیٹ ورکس کی موجودگی سے کاروبار اور تجارت کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے اور اس سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ زرعی علاقے سامان اور فصلوں کی نقل و حرکت کے لیے سڑک اور ریل نیٹ ورکس پر انحصار کرتے ہیں۔

۵۔ حکومتی پالیسیاں: حکومت کے اخراجات کے ساتھ قواعد و ضوابط نقل و حمل کے بنیادی ڈھانچے کی تخلیق کو متاثر کرتے ہیں۔ چین پاکستان اقتصادی راہداری (PEC) کی وجہ سے کچھ علاقوں میں سڑکوں اور ریل کے رابطے میں بہتری آئی ہے۔

مختصراً پاکستان میں نقل و حمل کے لیے کئی طریقے استعمال ہوتے ہیں۔ جغرافیائی حالات / فرق ان طریقوں کے استعمال میں تغیرات پیدا کرتے ہیں۔ مختلف جغرافیائی عوامل (جیسے آبادی کی کثافت، اقتصادی سرگرمی، اور سیاسی قوانین) نیٹ ورکس کی تشکیل میں مسائل پیدا کرتے ہیں۔ ملک کی ترقی کا انحصار اب بھی بنیادی ڈھانچے اور مواصلات کے اعلیٰ نظام پر ہے۔

خشک بندرگاہیں

اندرون ملک بندرگاہوں یا ٹرمینلز کو بعض اوقات خشک بندرگاہوں کے نام سے جانا جاتا ہے۔ پاکستان کے شہری علاقوں میں یہ سامان کی برآمد اور نقل و حمل کے لیے ضروری ہیں۔ یہ سہولیات ملک کے اہم علاقوں میں دی جاتی ہیں۔ شاہراہیں، ریل روڈ اور یہاں تک کہ ہوائی جہاز بھی نقل و حمل کے کچھ طریقے ہیں جو خشک بندرگاہوں سے جڑتے ہیں وہ برآمدی عمل کی کارکردگی کو بڑھاتے ہیں اور روایتی طریقوں پر انحصار کم کرتے ہیں۔ خشک بندرگاہوں کے بہت سے فوائد ہیں۔

۱۔ ٹریفک میں کمی: پاکستان کے شہری علاقوں میں بڑے ٹریفک جام ہوتے ہیں۔ جس کی وجہ سے بندر گاہوں تک اور وہاں سے سامان کی ترسیل میں مشکل پیش آتی ہے۔ خشک بندر گاہیں شہری علاقوں سے بڑی مقدار میں ٹریفک کو ہٹا کر سڑک بلاک کرنے والے حالات اور آلودگی کو کم کرنے میں مدد کرتی ہیں۔

۲۔ بچت: خشک بندر گاہوں کا استعمال کرتے ہوئے ہم بندر گاہوں پر سامان کی فراہمی کی لاگت کو نمایاں طور پر کم کر سکتے ہیں۔ لمبی دوری کی ٹرکنگ، جو اشیاء کو ایک مقام سے بندر گاہ تک پہنچاتی ہے کم ہو جاتی ہے اور وقت اور پیسہ دونوں بچتا ہے۔ عالمی منڈی میں کاروباری، نقل و حمل کے اخراجات کو بچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ چین کا بیلٹ اینڈ روڈ انیشیٹو اس کی ایک بڑی مثال ہے۔

3۔ بہتر نقل و حمل: خشک بندر گاہیں سامان کی تقسیم اور ذخیرہ کرنے کے لیے مقامات فراہم کر کے لاجسٹک مراکز کے طور پر کام کرتی ہیں۔ اس سے برآمد کنندگان کو کارگو کی نقل و حمل کو ہموار کر کے اپنی سپلائی چینز کو مؤثر طریقے سے منظم کرنے میں مدد ملتی ہے۔

۴۔ رسائی: خشک بندر گاہیں ان شہروں کے قریب رکھی جاتی ہیں۔ جنہیں پیداواری اور صنعتی مرکز سمجھا جاتا ہے۔ لہٰذا برآمد کنندگان اور مینوفیکچررز کے لیے وہاں پہنچنا تیز اور آسان ہو جاتا ہے۔ نتیجے کے طور پر وہ تیزی سے اپنا سامان خشک بندر گاہوں تک پہنچا سکتے ہیں جہاں انہیں کھیپ کے لیے تیار کیا جا سکتا ہے۔ سفر کا وقت کم ہو جاتا ہے اور سپلائی چین مجموعی کارکردگی بہتر ہو جاتی ہے۔

۵۔ کسٹمز کلیئرنس اور کاغذی کاروائی: خشک بندر گاہوں میں اکثر کسٹم کی سہولیات شامل ہوتی ہیں، جو ایکسپورٹ کلیئرنس کے عمل کو تیز کرنے میں مدد کرتی ہیں۔ جب کسٹم اہلکار موجود ہوں تو کوئی بھی مسئلہ ہو سکتا ہے۔ لہٰذا اس کو جلد سے جلد حل کرنا ضروری ہے۔ یہ تاخیر کو کم کرنے اور آسان برآمدات کو یقینی بنانے میں مدد کرتا ہے۔

٦۔ اقتصادی ترقی: شہری علاقوں میں خشک بندر گاہوں کی تعمیر نئے کاروبار کو فروغ دینے، روزگار کے موقع پیدا کرنے اور تجارت کو فروغ دے کر اقتصادی ترقی کو تحریک دے سکتی ہے۔ یہ مقامات ویلیو ایڈڈ سروسز جیسے پیکنگ، لیبلنگ اور کوالٹی کنٹرول کے لیے ایک مرکز کے طور پر کام کر سکتے ہیں۔

۷۔ بندر گاہوں پر انحصار میں کمی: بندر گاہوں پر پاکستان کا نمایاں انحصار اکثر بین الاقوامی تجارت میں رکاوٹوں اور تاخیر کا باعث بنتا ہے۔ خشک بندر گاہیں اس کو کم کرنے میں مدد دیتی ہیں۔

۸۔ حفاظت اور تحفظ: بہتر حفاظتی اقدامات اکثر خشک بندر گاہوں پر استعمال ہوتے ہیں۔ یہ اقدامات کارگو کو پہنچنے والے نقصان اور چوری کے خطرے کو کم کرتے ہیں۔ یہ خاص طور پر مہنگی یا نازک اشیاء کے لیے بہتر ہے۔

مختصر اًیہ کہ پاکستانی شہروں میں خشک بندر گاہوں کے کئی فوائد ہیں۔ وہ نہ صرف اشیاء کی برآمد کو تیز کرتے ہیں بلکہ روایتی بندر گاہوں پر بھی انحصار کم کرتے ہیں۔ مزید یہ کہ خشک بندر گاہوں کی توسیع پاکستان کی تجارتی مسابقت اور اقتصادی ترقی کو فروغ دے سکتی ہے۔

نقل و حمل کے مختلف طریقوں کے فوائد و نقصانات

ہر ملک کے بنیادی ڈھانچے میں نقل و حمل کو شامل کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ یہ اقتصادی ترقی، رسائی اور عمومی معیار زندگی کو متاثر کرتا ہے۔ پاکستان میں سامان اور لوگ دونوں کی نقل و حمل کی جاتی ہے۔ نقل و حمل کے مختلف طریقے ہیں۔ ہر طریقے کے اپنے فوائد اور نقصانات ہوتے ہیں۔ ہم رفتار، قیمت، انحصار اور ماحولیاتی اثرات جیسی چیزوں کی بنیاد پر اس سیکشن میں مختلف طریقوں کا تقابل اور تجزیہ کریں گے:۔

۱۔ روڈ ٹرانسپورٹ

فوائد:

i. تیز رفتار: چونکہ پاکستان کے بیشتر علاقوں تک سڑک کے ذریعے پہنچا جا سکتا ہے۔ اس لیے سڑک کے ذریعے بہت تیزی سے چھوٹے فاصلے طے کیے جا سکتے ہیں۔

ii. لاگت: دیگر بنیادی ڈھانچے کے مقابلے میں سڑکوں کی تعمیر اور دیکھ بھال کم مہنگی ہے۔

iii. لچک: سڑک کی نقل و حمل شہری اور دیہی دونوں علاقوں کے لیے موزوں ہے کیونکہ یہ دور دراز کے مقامات تک رسائی کے لیے بہتر ہے۔

iv. اعتماد: سڑک کی نقل و حمل اکثر مختصر فاصلے اور مقامی سفر کے لیے قابل اعتماد ہوتی ہے۔

نقصانات:

i. ٹریفک جام: کراچی اور لاہور جیسے بڑے شہروں میں بھاری ٹریفک نظر آتی ہے جس کی وجہ سے تاخیر ہوتی ہے۔

ii. حفاظت:۔ سڑک کے خراب حالات اور حادثات کی بلند شرح، خاص طور پر پہاڑی علاقوں میں خطرناک ہو سکتی ہے۔

iii. آلودگی: سڑک کی ٹریفک آلودگی اور سڑکوں کے انحطاط میں معاون ہے، جس کا ماحول پر برا اثر پڑتا ہے۔

۲۔ ریل کی آمد و رفت

فوائد:

i. رفتار: ٹرینیں بڑی دوری کے لیے زیادہ موزوں ہیں، خاص طور پر بڑے کارگو کے لیے۔

ii. مالیت:۔ طویل فاصلے اور کارگو کی بڑی مقدار کے لیے ریل کی نقل و حمل سب سے زیادہ بچت کا ذریعہ ہے۔

iii. کارکردگی:۔ یہ کم توانائی استعمال کرتا ہے اور کم ماحولیاتی اثر اندازی کا سبب بنتا ہے۔

طالب علموں کے لیے اپنے قریبی سمندری بندرگاہ یا خشک بندرگاہ پر ایک مطالعہ کے سفر کی منصوبہ بندی کریں اور طالب علموں کو اس کے فوائد اور نقصانات سے آگاہ کریں۔

نقصانات:

i. اعتماد:۔پاکستان کے پرانے انتظامی ڈھانچے اور ناقص طریقہ دیکھ بھال کی وجہ سے تاخیر عام ہے۔

ii. محدود رابطہ:۔بنیادی طور پر ریل نیٹ ورک بڑے شہروں کو جوڑتے ہیں اور دیہی علاقوں کو نظر انداز کیا جاتا ہے۔

iii. مسافروں کی خدمات:۔کم رفتار اور پرانے زمانے کے بنیادی ڈھانچے کی وجہ سے، مسافر ٹرینیں کم مقبول ہیں۔

۳۔ہوائی سفر

فوائد:

i. رفتار:پاکستان کے دور دراز علاقوں سے منسلک کرنے کے لیے ہوائی سفر تیز ترین ذریعہ ہے۔اسلام آباد، لاہور اور کراچی جیسے بڑے شہروں کے ہوائی اڈے آپس میں منسلک ہیں۔

ii. اعتماد:۔پابندی وقت کے لحاظ سے، پروازیں عام طور پر قابل اعتماد نظر آتی ہیں۔

نقصانات:

i. قیمت:۔ہوائی سفر مہنگا ہو سکتا ہے۔جو بہت سے افراد کے لیے اس کی رسائی کو محدود کر دیتا ہے۔

ii. محدود کارگو:۔چونکہ ہوائی نقل و حمل مہنگی ہے لہٰذا یہ صرف مہنگی اور ضروری اشیاء کے بھیجنے کے لیے ضروری ہے۔

iii. ماحولیاتی اثرات:۔ہوابازی کا اخراج گرین ہاؤس گیسوں کی پیداوار پر اثر انداز ہوتا ہے۔

۴۔آبی نقل و حمل

فوائد:

i. قیمت:بین الاقوامی تجارت کے لیے، کراچی اور گوادر جیسے بندرگاہوں سے پانی کے ذریعے نقل و حمل اقتصادی طور پر فائدہ مند ہو سکتی ہے۔

ii. بڑی مقدار میں سامان:۔خاص طور پر بڑی مقدار میں سامان، پانی کی نقل و حمل کے ذریعے درآمد کیا جا سکتا ہے۔

iii. کم ماحولیاتی اثرات:۔دوسرے طریقوں کے مقابلے میں بحری جہازوں کی وجہ سے ماحول پر کاربن کم اثر انداز ہوتا ہے۔

نقصانات:

i. رفتار:جب اندرون ملک سفر کی بات آتی ہے تو پانی کے ذریعے نقل و حمل دوسرے ذرائع کی نسبت سست ہوتی ہے۔

ii. محدود رسائی:پاکستان کے پسماندہ اندرونی آبی گزرگاہوں کی وجہ سے کچھ علاقوں تک رسائی میں رکاوٹ ہے۔

iii. بنیادی ڈھانچہ:بندرگاہوں اور آبی گزرگاہوں کو بہت زیادہ مرمت اور سرمایہ کاری کی ضرورت ہوتی ہے۔

ماحولیاتی اثر: گرین ہاؤس اور آلودگیوں کے اخراج کی وجہ سے سڑک اور ہوائی نقل وحمل کی نسبت ریل اور پانی کی نقل وحمل جن کے ماحول پر کم برے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔عام طور پر ان کو ماحولیاتی دوست سمجھا جاتا ہے۔

پاکستان میں نقل وحمل کے ذریعے کا انتخاب مختلف عوامل پر منحصر ہے جیسے مسافروں کی ضروریات، فاصلے، رسائی اور ماحولیاتی خدشات، ہر ذریعے کے مثبت اور منفی اثرات ہوتے ہیں۔

تجارت

سامان اور خدمات کی خرید و فروخت کے عمل کو تجارت کہا جاتا ہے۔پاکستان کی معیشت کے لیے تجارت ضروری ہے۔یہ مختلف قسم کے فوائد پیش کرتا ہے۔ یہاں ہم اس بات کا جائزہ لیں گے کہ تجارت کیسے پاکستان کی معیشت کو اثر انداز کرتی ہے۔

۱۔ اقتصادی ترقی اور پیداوار: تجارت پاکستان کے لیے ایک بہت بڑا اقتصادی شراکت دار ہے۔ملک کی جی ڈی پی کی ایک قابل ذکر مقدار اشیاء اور خدمات کی برآمدات اور درآمدات پر مشتمل ہے۔پاکستان بین الاقوامی طور پر ایک بڑے کلائنٹ بیس سے رابطہ کر سکتا ہے۔تجارت اور زیادہ پیداوار اور کھپت کے ذریعے اس کی اقتصادی ترقی کو فروغ دے سکتا ہے۔

۲۔ برآمدات کی توسیع: تجارت پاکستان کی زراعت کے علاوہ بھی برآمدات کو بڑھانے میں مدد دیتی ہے۔تجارت محدود اشیاء پر انحصار کو کم کرتی ہے اور نقصان کے خطرے کو کم کرنے میں مدد دیتی ہے۔

۳۔ مسابقت: بین الاقوامی تجارت میں حصہ لینے سے پاکستانی صنعتوں کی مسابقت بڑھ جاتی ہے۔اگر کاروباری حضرات چاہیں تو اپنی پیداواری صلاحیت اور معیار کو بڑھا سکتے ہیں۔بین الاقوامی منڈیوں میں کامیابی، بہتر پیداواری صلاحیت، اختراع، اور لاگت کی بڑھتی ہوئی مسابقت کے نتیجے میں ممکن ہو سکتی ہے۔

۴۔ ٹیکنالوجی اور ہنر تک رسائی: تجارت پاکستانی کاروبار کو غیر ملکی بہترین طریقوں اور اختراعات سے روشناس کراتی ہے۔مشینری اور دیگر اعلیٰ اشیاء کی درآمد گھریلو پیداواری صلاحیت کو بڑھا سکتی ہے۔علم کی منتقلی اور مہارت کی ترقی کے ساتھ بیرون ملک شراکت داروں کے تعاون کے ذریعے سہولت فراہم کی جا سکتی ہے۔

۵۔ غیر ملکی کرنسی: برآمدات غیر ملکی زر مبادلہ پیدا کرتی ہیں۔پاکستان کو بیرون ملک اپنے قرضوں کی ادائیگی اور روپیہ مستحکم رکھنے کے لیے ضرورت ہوتی ہے۔پاکستان کا معاشی استحکام زر مبادلہ کی منڈی اور مستحکم کرنسی کے مضبوط ہونے سے وابستہ ہے۔

۶۔ ملازمتوں کی تخلیق: تجارت سے متعلق سرگرمیاں مارکیٹنگ، بینکنگ اور مینوفیکچرنگ سمیت متعدد صنعتوں میں روزگار پیدا کرتی ہیں۔اس سے غربت اور بے روزگاری کم ہو سکتی ہے۔

۷۔ خام مال کی دستیابی: تجارت کے ذریعے خام مال اور خیالات تک رسائی حاصل کرنا بہت ضروری ہے۔جو مقامی طور پر سستی یا دستیاب نہیں ہو سکتے ٹیکسٹائل اور مینوفیکچرنگ جیسے شعبوں کو برقرار رکھنے کے لیے یہ ضروری ہے۔

۸۔ عالمی منڈی تک رسائی نیا پاکستان تجارتی معاہدوں اور ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن (W T O) جیسی تنظیموں میں رکنیت کے ذریعے بین الاقوامی منڈیوں تک خصوصی رسائی حاصل کرتا ہے۔ یہ معاہدے تجارتی رکاوٹوں اور محصولات کو کم کر سکتے ہیں۔ اور غیر ملکی منڈیوں میں پاکستانی سامان کی اہمیت کو بڑھا سکتے ہیں۔

۹۔ صارفین کی بہبود اور انتخاب نیا پاکستان میں صارفین کو بین الاقوامی تجارت کے ذریعے سامان کی ایک بڑی حد تک رسائی حاصل ہو جاتی ہے۔ جس سے ان کی زندگی کا معیار بہتر ہوتا ہے۔ زیادہ مسابقت کے نتیجے میں کم قیمتوں کے ساتھ اعلیٰ معیار کی اشیاء مل جاتی ہیں۔

۱۰۔ مالی استحکام: تجارت غیر ملکی سرمایہ کاری کو راغب کر کے معیشت میں بچت اور سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کر کے معاشی استحکام کو فروغ دے سکتی ہے۔ یہ آمدنی کے سلسلے کو بڑھانے میں مدد کرتی ہے۔ لہذا کسی خاص صنعت یا منڈی پر انحصار کی ضرورت نہیں پڑتی۔

یہ تسلیم کرنا ضروری ہے کہ اگرچہ تجارت کے بہت سے فوائد ہیں لیکن اس میں تجارتی عدم توازن، عالمی طلب میں تبدیلی جیسی خوبیاں بھی ہیں اور بیرونی معاشی مسائل کا سامنا بھی۔ پاکستان کو اپنے بنیادی ڈھانچے کو ترقی دینے، انٹر پرینیور اور اختراع کی حوصلہ افزائی کرنے اور اقتصادی پالیسی کے لیے اس کے مقاصد سے مماثل سمجھدار تجارتی پالیسیوں کو نافذ کرنے کے لیے مزید کوششیں کرنی چاہییں۔

تجارتی راستے

چین، وسطی ایشیا اور مشرق وسطیٰ کے درمیان عالمی تجارت پاکستان کے تجارتی راستوں، خاص طور پر گوادر پورٹ، چین پاکستان اقتصادی راہداری (CPEC) اور کراچی بندرگاہ سے نمایاں طور پر متاثر ہوتی ہے. علاقائی اور بین الاقوامی تجارت کی حرکیات ان تجارتی راستوں سے نمایاں طور پر تبدیل ہوتی ہیں. ان کے اثرات کا اندازہ یہاں پایا جاسکتا ہے:

چین پاکستان اقتصادی راہداری (CPEC)

عالمی منڈی پر اثرات ،اس راستے کا عالمی معاشیات پر بہت اثر ہے۔ چین پاکستان اقتصادی راہداری (CPEC) مغربی چین سے بحیرہ عرب کی بندرگاہ گوادر تک ایک اہم اقتصادی راستہ بن گیا ہے۔ چین کے پاس اب عالمی منڈیوں میں داخل ہونے کا تیز اور زیادہ موثر طریقہ ہے، خاص طور پر یورپ اور مشرق وسطیٰ میں۔

چین پر اثرات: CPEC چین کو اس قابل بناتا ہے کہ وہ بحیرہ جنوبی چین اور آبنائے ملاکا کے پار مسدود اور وقت طلب سمندری راستوں پر اپنا انحصار کم کر سکے۔ اسکی وجہ سے چین کی تجارت کی پائیداری اور حفاظت اس کے سپلائی نیٹ ورکس کی کمزوری کو کم کر کے بہتر کی جاسکتی ہے۔

گوادر پورٹ: گوادر پورٹ خلیج فارس کے داخلی راستے پر اس کے فائدہ مند مقام کی وجہ سے بین الاقوامی تجارت پر نمایاں اثر ڈالتا ہے۔ یہ چین مشرق وسطیٰ اور افریقہ کے درمیان تجارت کو آسان بنا دیتا ہے۔

چین پر اثرات: گوادر پورٹ چینی برآمدات کو غیر ملکی منڈیوں تک پہنچنے کے لیے ایک مختلف راستہ فراہم کرتا ہے۔ اور یہ چین کی بیلٹ اینڈ روڈ انیشیٹو (BRI) کا ایک اہم مرکز ہے۔ سمندری تجارت کے لحاظ سے یہ بحیرہ جنوبی چین اور آبنائے ملاکا پر چین کا انحصار کم کرتا ہے۔

مشرقِ وسطیٰ اور افریقہ پر اثرات۔ گوادر پورٹ مشرقِ وسطیٰ اور افریقی ممالک کے لیے چینی اور ایشیائی منڈیوں تک پہنچنے کا زیادہ سیدھا راستہ فراہم کرتا ہے۔ یہ ان علاقوں سے مصنوعات کی اپ لوڈنگ اور ان لوڈنگ کے لیے ایک مرکز کے طور پر بھی کام کر سکتا ہے۔

کراچی پورٹ: کراچی پورٹ پاکستان کی سب سے معروف اور سب سے بڑی بندرگاہ ہے۔ یہ ملک کی تجارت کے ایک بڑے حصے کو سہارا دیتا ہے۔ یہ بحیرہ عرب کے داخلی راستے کے طور پر کام کرتا ہے۔

علاقائی تجارت پر اثرات: کراچی بندرگاہ مشرقِ وسطیٰ کے متعدد ممالک جیسے سعودی عرب، متحدہ عرب امارات اور قطر کے ساتھ تجارت کو آسان بنانا ضروری ہے۔ مزید یہ کہ وسطی ایشیاء جانے والے سامان کی ترسیل کے لیے یہ چینل کا کام کرتا ہے۔

علاقائی رابطے پر اثرات: کراچی کی بندرگاہ سڑک اور ریل نیٹ ورک سے منسلک ہے۔ یہ موثر ہے اور رابطے کا بہترین ذریعہ ہے اور سامان کو وسط ایشیاء تک لے جانا ممکن بناتا ہے۔ یہ علاقائی تجارت اور اقتصادی انضمام کو فروغ دیتا ہے۔ آخر میں چین، وسطی ایشیاء اور مشرقِ وسطیٰ کے ساتھ تجارت بہت متاثر ہوتی ہے، تیز اور زیادہ موثر تجارتی راستے، ہجوم والے پوائنٹس پر انحصار کم کرتے ہیں اور اقتصادی انضمام کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔ تاہم بہت سے دوسرے عناصر جیسے سیاسی استحکام، سلامتی، بنیادی ڈھانچے کی ترقی اور علاقائی تعاون اور اقتصادی اتحاد میں حصہ لینے کی قوموں کی خواہش بھی ان کی کامیابی میں کردار ادا کرتی ہے۔

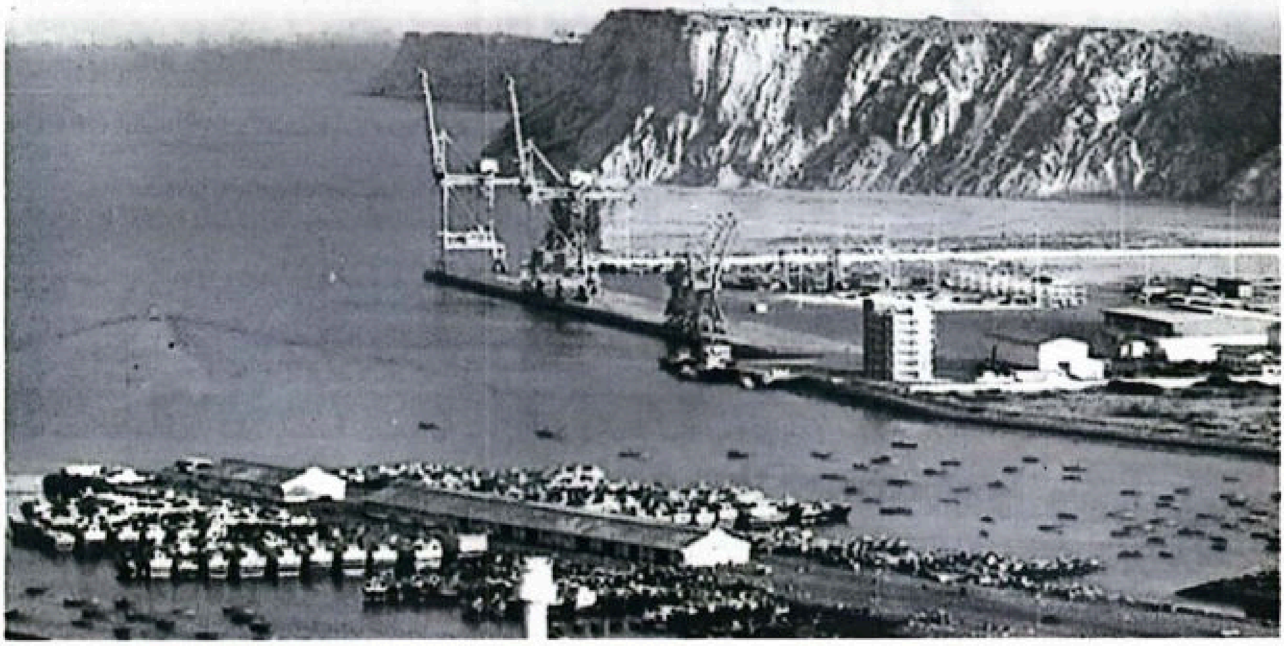

عالمی تجارت کو متاثر کرنے والے عوامل

ا۔ تجارتی معاہدے: چین پاکستان اقتصادی راہداری (CPEC) ایک اہم دو طرفہ (دونوں ممالک کے درمیان) معاہدہ ہے۔ یہ پاکستان کی گوادر بندرگاہ کو چین کے شمال مغربی علاقے سے جوڑتا ہے۔ یہ تجارتی راہداری مصنوعات اور خدمات کے تبادلے کی حوصلہ افزائی کرتی ہے اور چین اور پاکستان کے درمیان اقتصادی رکاوٹیں دور کرتی ہے۔

۲۔ ٹیکس: سی پی ای سی کے اہم فوائد میں سے ایک چین اور پاکستان کے درمیان تجارتی پابندیوں اور محصولات میں کمی ہے۔ اس کے نتیجے میں دونوں ممالک کے درمیان تجارت مزید بڑھ جاتی ہے۔ موثر اور درآمدات اور برآمدات کی اس سے حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔ کراچی پورٹ پاکستان کی سب سے بڑی اور مصروف ترین بندرگاہ ہے۔ اس میں ٹیکس کے ساز گار ڈھانچے ہیں اور یہ مختلف طریقوں سے قوموں کے ساتھ تجارت کی لاگت پر اثر انداز ہوتا ہے۔

۳۔ نقل و حمل کے اخراجات: گوادر پورٹ وسطی ایشیاء اور مشرقِ وسطیٰ میں جانے والی اشیاء کے لیے نقل و حمل کے اخراجات کو کم سے کم سطح پر رکھنے میں مدد دیتی ہے۔ اہم شپنگ لین کے قریب مقام ہونے کی وجہ سے یہ فائدہ مند بھی ہے۔ موثر انتظام سے تجارتی اخراجات نمایاں طور پر متاثر ہو سکتے ہیں۔

۴۔ سیاست میں استحکام: پاکستان کا سیاسی استحکام تجارتی نیٹ ورک کے تحفظ اور توسیع کے لیے اہم ہے۔ سیاسی افراتفری یا عدم استحکام کی وجہ سے تجارتی بہاؤ میں خلل پڑ سکتا ہے۔ جس سے ملٹی نیشنل فرموں کے لیے مسئلہ بن سکتا ہے۔

۵۔ مارکیٹ کی طلب: چین وسطی ایشیاء اور مشرقِ وسطیٰ میں سامان اور خدمات کی مانگ ان راستوں سے بہت زیادہ متاثر ہوتی ہے۔ بین الاقوامی سطح پر تجارت کی خواہش مند فرموں کے لیے منڈی کے خدوخال، صارفین کی ترجیحات اور بڑھتی ہوئی صنعتوں کو سمجھنا بہت ضروری ہے۔

۶۔ بنیادی ڈھانچہ کی ترقی: گوادر پورٹ اور CPEC کے بنیادی ڈھانچے سے متعلق منصوبے جیسے سڑک، ریل اور توانائی کے ذرائع رابطوں کو بڑھاتے ہیں اور منتقلی کے اوقات میں کمی لاتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں تجارت کے موثر ہونے میں اضافہ پیدا ہوا ہے۔

۷۔ سیکورٹی کے مسائل: تجارتی راستوں کے ساتھ کچھ علاقوں میں سیکورٹی کے مسائل کی وجہ سے تجارتی سرگرمیاں لاحق ہو سکتی ہیں۔ ان راستوں کو جاری رکھنے کے لیے کارگو اور ملازمین کی حفاظت کی ضمانت قابلِ اعتماد ہونی چاہیے۔

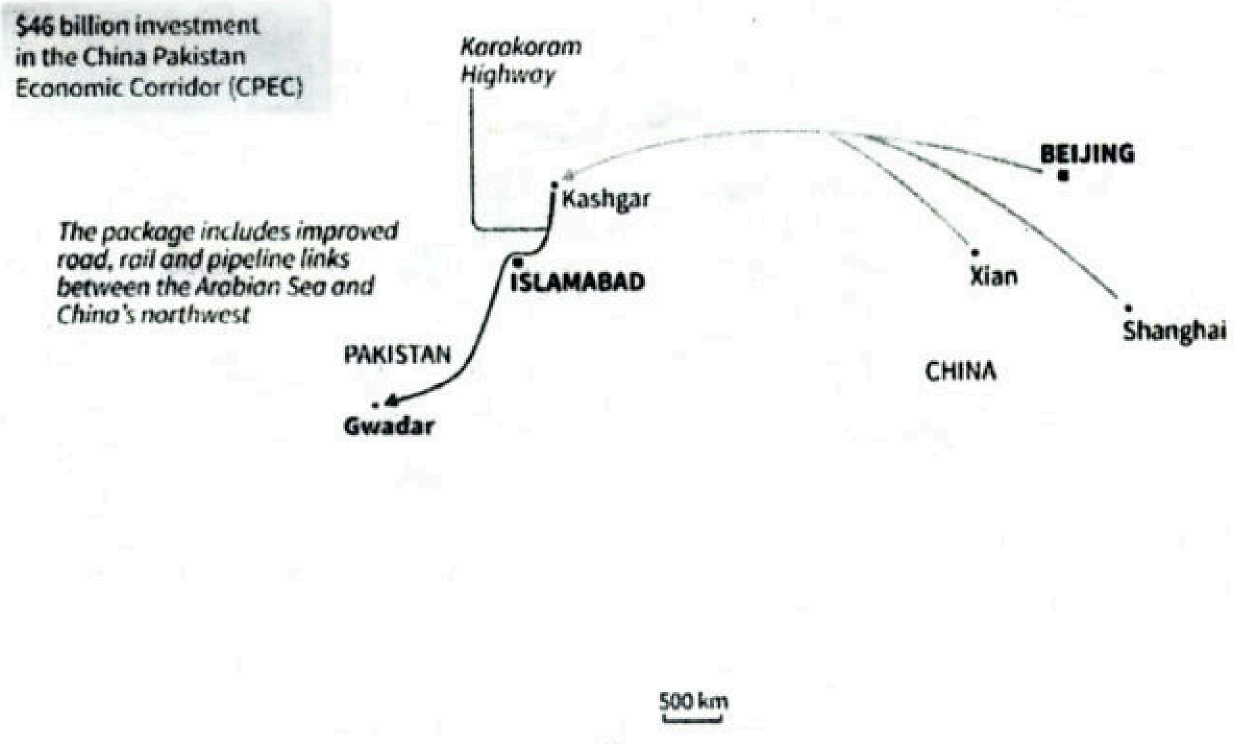

۸۔ جغرافیائی سیاسی عوامل: ان راستوں کو استعمال کرنے والے تجارتی معاہدے اور شراکت دار متاثر ہو سکتے ہیں۔ خطے میں جغرافیائی سیاسی عوامل سے بشمول ،ہندوستان امریکہ اور روس جیسی دیگر اقوام کی شرکت اہمیت رکھتی ہے۔

۹۔ ماحولیاتی تحفظات: جب تجارت میں اضافہ ہوتا ہے تو ماحولیاتی آلودگی بھی بڑھ جاتی ہے۔

خلاصہ یہ کہ چین، وسطی ایشیاء اور مشرقی وسطی کے ساتھ بین الاقوامی تجارت پر پاکستان کے تجارتی راستوں کے اثرات کثیر جہتی اور متعدد عوامل سے متاثر ہیں۔ مزید برآں ان عوامل کی مسلسل نگرانی اور انتظام کی بھی ضرورت ہے۔

پاکستان میں تجارت بڑھانے کے لیے اندرونی چیلنجز اور پائیدار حل

جب بین الاقوامی سطح پر اپنا حصہ بڑھانے کی بات آتی ہے تو ترقی پذیر ممالک کو اکثر اندرونی چیلنجوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ لہٰذا پاکستان کو مختلف قسم کے اندرونی مسائل کا بھی سامنا ہے۔ ان مشکلات کے کئی رخ ہو سکتے ہیں۔ اور ایک دوسرے سے جڑے ہو سکتے ہیں۔ اس کے لیے طویل مدتی علاج کی ضرورت ہے جو بنیادی وجوہات سے نمٹ سکیں۔ ذیل میں کئی اندرونی مسائل اور ممکنہ حل کا تجزیہ ہے۔

۱۔ بنیادی ڈھانچے کی کمی

رکاوٹ: ناقص توانائی، لاجسٹک سی اور نقل و حمل کا بنیادی ڈھانچہ تجارت کو زیادہ مہنگا اور وقت طلب بنا سکتا ہے۔

حل: پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے ذریعے انفراسٹرکچر کی ترقی میں سرمایہ کاری کریں، اندرونی سٹرکچرل پروجیکٹس میں براہ راست غیر ملکی سرمایہ کریں (FDI) کی حوصلہ افزائی کریں، اور موجود اثاثوں کی انتظامیہ کے دیکھ بھال کو بہتر بنائیں۔

۲۔ انتظامیہ ریڈ ٹیپ

رکاوٹ: مشکل اور گھسیٹنے والے بیوروکریٹک طریقہ کار جیسے ریگولیٹری اور کسٹم رکاوٹیں تجارت کو دیا جا سکتا ہے اور کاروبار کرنے کی لاگت کو بڑھا سکتا ہے۔

حل: تجارت کو فروغ دینے کے لیے بے مقصد قوانین کو کم کرنا ضروری ہے۔ کسٹم کے کھلے اور موثر قوانین بنانے کو یقینی بنائیں۔

۳۔ تجارتی سہولت اور فروغ کے لیے کمزور ادارے

رکاوٹ: تجارتی سہولت کے مراکز میں محدود صلاحیتیں ہو سکتی ہیں۔ اس لیے برآمدات کو فروغ دینے اور منڈیوں کو وسعت دینے کی کوششوں میں رکاوٹ پیدا ہو سکتی ہے۔

حل: تجارتی سہولت مرکز کو مضبوط بنانے اور ان کے عملے کے ارکان کو تربیت دینا ضروری ہے۔

ایک مکمل برآمد مارکیٹنگ کا منصوبہ تیار کریں، تجارتی مالیات کی مدد کے لیے حکمت عملیوں کو نافذ کریں۔

۴۔ تربیت اور قابلیت کا چیلنج

چیلنج: کسی ملک کی عالمی تجارت میں مشغول ہونے کی صلاحیت ہنر مند افرادی قوت کی کمی اور تعلیم کی کم سطح کی وجہ سے محدود ہو سکتی ہے۔

حل: تعلیمی اور پیشہ ورانہ تربیتی پروگراموں میں سرمایہ کاری کی ضرورت پڑتی ہے تاکہ ہنر مند کارکنوں کو تیار کیا جا سکے۔ ان پروگراموں کو لیبر مارکیٹ اور نئے شعبوں کے تقاضوں سے ہم آہنگ کیا جانا چاہیے۔

۵۔ پریشان کن ریگولیٹری فریم ورک

چیلنج: ناقص لاگو ضوابط بین الاقوامی سرمایہ کاری اور تجارت کی حوصلہ شکنی کر سکتے ہیں۔

حل: کاروبار کے موافق ماحول قائم کرنے کے لیے قواعد کا نفاذ ضروری ہے۔ بین الاقوامی اصولوں اور معاہدوں کے نفاذ کو بہتر بنانے کے لیے مناسب طریقے سے عمل کیا جا سکتا ہے۔

۶۔ سستے قرضوں تک رسائی

چیلنج: فنانسنگ ایک بڑا چیلنج ہے جو خاص طور پر کاروباری ادارے کی توسیع کو محدود کر سکتا ہے۔

حل: چھوٹے اور درمیانے کاروباروں کے لیے قرضوں کی حدیں بتائی جائیں اور اس میں توسیع کریں۔ مائیکرو فنانس تنظیموں کی ترقی کو فروغ دیا جائے۔

۷۔ سیاسی اور پالیسی استحکام

چیلنج: مسلسل سیاسی عدم استحکام اور پالیسی میں تبدیلیاں سرمایہ کاروں کے اعتماد کو کم کر سکتی ہیں اور تجارتی رکاوٹوں کا سبب بن سکتی ہیں۔

۸۔ کرپشن اور شفافیت:

چیلنج: کرپشن کی وجہ سے کاروبار کرنا بہت مہنگا پڑتا ہے اور معاملات کو ضرورت کے مطابق حل کرنے میں مشکل پیش آتی ہے۔

حل: انسداد بد عنوانی کے اقدامات کو مضبوط کیا جانا چاہیے۔ شفافیت کو بہتر بنایا جائے اور اچھی حکمرانی کو فروغ دیا جانا چاہیے۔ ٹیکنالوجی پر مبنی تجویز دے کر بد عنوانی کو کم کریں۔

معلومات کو وسیع کریں

https://tdap.gov.pk
https://www.nlc.com.pk>dry-ports

CPEC پراجیکٹس کی مالیت 46 ملین ڈالر تھی جو کہ 65 ملین تک تجاوز کر گئی

۹۔ ٹیکنالوجی اور تخلیقی صلاحیتوں تک رسائی

چیلنج: اصلیت کی کمی اور ٹیکنالوجی تک محدود رسائی مسابقتی ہونے کو شکل بنا سکتی ہے۔

حل: ترقی یافتہ ممالک اور بین الاقوامی تنظیموں کے ساتھ تعاون کے ذریعے ٹیکنالوجی کی منتقلی کو فروغ دینا، تخلیق اور ترقی میں سرمایہ کاری کرنا اور مالی مراعات کے ذریعے تخلیقی صلاحیتوں کی حوصلہ افزائی کرنا۔

پاکستان جیسے ترقی پذیر ممالک اپنی تجارتی کارکردگی کو بہتر بنا سکتے ہیں اور ان اندرونی مشکلات سے نمٹنے کے ذریعے آہستہ آہستہ عالمی تجارت میں اپنا حصہ بڑھا سکتے ہیں جس سے معاشی استحکام اور خوشحالی کو فروغ ملے گا۔ یہ حل ایک جامع منصوبے کا حصہ ہونا چاہیے جس میں قومی اور بین الاقوامی شراکت داروں کے ساتھ ساتھ نجی اور سرکاری شعبوں کے درمیان تعاون شامل ہو۔

مشق

سوال نمبر ۱: مندرجہ ذیل سوالات کے چار کثیر الانتخابی جوابات دیے گئے ہیں، ان میں سے صحیح جواب کا انتخاب کریں۔

۱۔ ریل نیٹ ورک دور دراز اور ناہموار علاقوں میں ---------------- وسیع ہیں۔

الف۔ کم　　ب۔ زیادہ　　ج۔ بہت　　د۔ کوئی بھی نہیں

۲۔ ---------------- نقل و حمل کے تمام طریقوں میں سب سے سست ہے؟

الف۔ ریل　　ب۔ ہوائی　　ج۔ سڑک　　د۔ پانی

۳۔ سامان اور خدمات کی خرید و فروخت کی کارروائی کو ---------------- کہا جاتا ہے۔

الف۔ دکان داری　　ب۔ آن لائن خریداری　　ج۔ تجارت　　د۔ اشیاء کا استعمال

۴۔ ہنر مند افرادی قوت ملک کی ---------------- ترقی کا کلیدی عنصر ہے۔

الف۔ معاشی　　ب۔ سماجی　　ج۔ سیاسی　　د۔ ثقافتی

۵۔ لوگ ایک شہر سے دوسرے شہر میں ---------------- سے سفر کرتے ہیں۔

الف۔ بس　　ب۔ ٹرین　　ج۔ کشتی　　د۔ ہوائی جہاز

۶۔ خشک بندرگاہیں، سمندری بندرگاہوں یا درآمدی اور برآمدی سامان سے زیادہ ---------------- ہیں۔

الف۔ سستی　　ب۔ قابل اعتماد　　ج۔ آرام دہ　　د۔ موزوں

۷۔ ---------------- سرمایہ کاروں کو اعتماد کم کر سکتا ہے۔

الف۔ سیاسی عدم استحکام　　ب۔ مالی دباؤ　　ج۔ سخت قوانین　　د۔ شفافیت کا فقدان

۸۔ گنجان آباد علاقوں میں سڑکوں کے وسیع نیٹ ورک ہوتے ہیں۔

الف۔کارگو　　ب۔درآمد شدہ سامان　　ج۔بہت بڑی ٹریفک　　د۔نازک سامان

۹۔ RedTaplکی اصطلاح استعمال ہوتی ہے۔

الف۔حکمت عملی حذف کریں　　ب۔کرکٹ کی گیند　　ج۔سٹاپ کانشان　　د۔دوری لپیٹنا

۱۰۔ ترقی پذیر ممالک میں تجارت بڑھانے کے لیے ایک بڑا چیلنج..................ہے

الف۔آبادی کاکنٹرول　　ب۔سیاسی عدم استحکام　　ج۔کرپشن　　د۔صفائی

سوال نمبر ۲: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

۱۔ بین الاقوامی تجارت کے تناظر میں پاکستان کے تجارتی راستوں کی اہمیت بیان کریں۔

۲۔ ٹپوگرافی سے کیا مراد ہے؟

۳۔ خشک بندر گاہیں روایتی سمندری بندر گاہوں پر انحصار کم کر سکتی ہیں؟

۴۔ پاکستان میں سی پی ای سی(CPEC)کی اہمیت پر پیراگراف لکھیں۔

۵۔ ہوائی نقل وحمل کو سب سے مہنگا کیوں سمجھا جاتا ہے؟

۶۔ پاکستان بین الاقوامی مارکیٹ میں تجارت میں اپنا حصہ کیسے بڑھا سکتا ہے۔پانچ نکات تجویز کریں۔

سوال نمبر ۳: مندرجہ ذیل سوالات کے تفصیل سے جواب دیں۔

۱۔ نقل وحمل کے ذریعوں کے فوائد اور نقصانات کے بیان کریں۔

۲۔ تجارت میں خشک بندر گاہوں کے فوائد لکھیں۔

۳۔ پاکستان کی معیشت میں تجارت کے کردار کا تجزیہ کریں۔

۴۔ بین الاقوامی سلوک میں پاکستان کے ریاستی راستوں کے اثر سوخ کا اندازہ لگائیں۔خاص طور پر گوادر پورٹ اور کراچی کی بندر گاہ کے کردار کا ذکر کریں۔

۵۔ پاکستان اپنی بین الاقوامی تجارت کو کس طرح بڑھا سکتا ہے اس سلسلے میں مناسب تجاویز پیش کریں۔

موازنہ اور تضاد

سڑک کی نقل و حمل کا طریقہ مسافروں اور کارگو کے لحاظ سے ہوائی نقل و حمل کے طریقہ سے بہتر ہے کہ نہیں؟

پراجیکٹ

پاکستان میں CPEC تجارتی راستوں کو تلاش کرنے کے لیے ایک "ٹریک روٹ ٹریولاگ" ڈیزائن کریں۔

لغت

لاجسٹکس: گاہکوں تک سامان کی نقل و حمل کی تجارتی سرگرمی

ہموار: موثر

جلدی: تیز

حوصلہ افزائی: حوصلہ بڑھانا

اخراج: رہائی، خارج

آلودگی: نجاست، زہر کیمیکل

خاتمہ: کم کرنا، آسانی کرنا

کاروباریت: منافع کمانے کے لیے، غیر یقینی صورتحال کا مقابلہ کرنے کے لیے کاروباری ادارے کو تیار کرنے، منظم کرنے اور چلانے کی صلاحیت اور تیاری

حرکیات: وہ قوتیں یا خصوصیات جو کسی نظام یا عمل کے اندر ترقی یا تبدیلی کو جنم دیتی ہیں

افراتفری: خرابی، انتشار، بے ترتیبی، الجھن

استاد کی مدد سے، اس باب میں شامل وہ الفاظ کو آپ کو مشکل لگتے ہیں ان کی فہرست بنائیں اور معنی لکھیں۔